ہمزہ کا بیان

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱ ۔ ہمزہ قطعی۔ ۲ ۔ ہمزہ وصلی

ہمزہ قطعی: وہ ہے جو جو ابتداء میں بھی باقی رہے اور درمیان میں بھی باقی رہے۔

ہمزہ وصلی: وہ ہے جو ابتداء میں باقی رہے اور درمیان میں آنے سے گر جائے۔ مثال۔ اگر آپ پڑھیں الرحمن تو الف پر زبر لگا کر پڑھیں گے اور جب پہلے سے پڑھتے ہوئے آئے اور سانس نہ توڑیں رب العلمین کے نون سے راء کو ملا کر پڑھیں گے وہ الف جس پر آپ نے زبر لگایا تھا وہ ملاتے وقت نہیں نہیں پڑھا جائے گا تو الف پر جب زبر لگا تو وہ ہمزہ ہو گیا۔ یہ ہمزہ وصلی ہے جو ملاتے وقت نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اکثر طلبہ ابتداء کرتے وقت حرکت پڑھنے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ آیئے اس کا قاعدہ جانتے ہیں۔

ہمزہ وصلی: پڑھنے کی چار صوتیں ہیں۔

پہلی حالت: الف لام کا ہمزہ: اس پر ہر جگہ زبر آتا ہے۔ جیسے: اَللّٰہُ، اَلَّذِیْ، اَلْحَمْدُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِیْمُ، اَلْیَوْمَ۔

دوسری حالت: وہ ہمزہ جس کے بعد تشدید والا حرف ہو: اس پر ہر جگہ زیر آتا ہے۔ جیسے: اِتَّقُوْا، اِتَّقٰی، اِتَّقَیْتُنَّ۔ لیکن قرآن مجید کا یہ ایک لفظ اس قاعدے سے الگ ہے اس پر پیش پڑھا جائے گا۔ وہ الفظ یہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا میں اُتُّبِعُوْا (سورۃ یس آیت:) یہ لفظ زیر کے ساتھ نہیں بلکہ پیش کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

تیسری حالت: وہ ہمزہ جس کے بعد حرف ساکن ہو اور اس کے بعد والے حرف پر زبر یا زیر ہو: اس پر ہر جگہ زیر آتا ہے۔ جیسے: اِفْتَحْ، اِهْدِنَا، اِبْنَتْ، اِمْرِیٍٔ۔

چوتھی حالت: وہ ہمزہ جس کے بعد حرف ساکن ہو اور اس کے بعد والے حرف پر پیش ہو: اس پر ہر جگہ پیش آتا ہے۔ جیسے: **اُقْتُلُوْا، اُجْتُثَّتْ، اُؤْتُمِنَ۔**

لیکن یہ سات الفاظ اس قاعدے سے الگ پڑھے جاتے ہیں ان کی ہمزہ پر پیش نہیں آتا بلکہ زیر آتا ہے۔ وہ سات الفاظ یہ ہیں۔ اِمْرُؤٌا، اِمْشُوْا، اِیْتُوْا، اِبْنُوْا، اِقْضُوْا، اِسْمُهُ/ اِسْمٌ، اِبْنٌ۔